Darul ifta Darul uloom

قسم کا کفارہ

اسلام علیکم مفتی صاحب

(۱)مالی استطاعت ہوتے ہوئے
قسم کا کفارہ
۳ مسلسل روزے رکھنے سے ادا ہو جاتی ہے یا نہیں ؟

(۲)اور کسی نے اس طرح کر لیا،
تو کیا اس کے ذمے ابھی قسم کا کفارہ باقی ہے ؟

(۳)اور قسم کے کفارے کا طریقہ ذرا وضاحت سے بتائیے؟

؟

(جواب منسلک ہے۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیاً

(۱،۲)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں مالی استطاعت کے باوجود روزہ رکھنے سے قسم کا کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ اگر کسی شخص نے ایسا کیا تو اس کے ذمہ مالی کفارہ ادا کرنا پھر بھی لازم رہے گا۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۱۲/۴۶)

درر الحكام شرح غرر الأحكام - (۲ / ۴۱)

وقال قاضي خان لا يجوز التكفير بالصوم إلا ممن عجز عما سوى الصوم ....والكفاف منزل يسكنه وثوب يلبسه ويستر عورته وقوت يومه ولو كان له عبد يحتاج لخدمته لا يجوز له التكفير بالصوم؛ لأنه قادر على الإعتاق اهـ.

(۳)۔۔۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مساکین کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے یا دس مساکین میں سے ہر ایک کو پونے دو کلو گندم اور احتیاطاً پورے دو کلو گندم یا اس کی قیمت دے دی جائے، یا دس مسکینوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے دیا جائے اور اگر قسم کھانے والا غریب ہے اور مذکورہ امور میں سے کسی پر ادا کرنے کی اس میں استطاعت نہیں ہے تو پھر کفارۂ قسم کی نیت سے مسلسل تین دن تک روزے رکھنے سے بھی قسم کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

لقوله تعالیٰ-

{فكفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة ط فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام ط ذلك كفارة ايمانكم اذا حلفتم ط} |المائدة:۸۹|

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (۴ / ۳۱۴)

وأشار بالعجز إلى أنه لو كان عنده واحد من الأصناف الثلاثة لا يجوز له الصوم، وإن كان محتاجا إليه ففي الخانية ولا يجوز التكفير بالصوم إلا لمن عجز عما سوى الصوم فلا يجوز لمن يملك ما هو منصوص عليه في الكفارة، أو يملك بدله فوق الكفاف.............................. واللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعلم